مدینۃ المسیح (علیہ السلام)

۲۴ کی دوپہر کو آسمان پر بے شمار ٹڈی دل نمودار ہوا لیکن کچھ عرصہ بعد مشرق سے مغرب کی طرف اڑتا ہوا چلا گیا۔ اور اپنے تباہی خیز سیلاب کو قادیان کی متبرک سرزمین سے ہٹا لیگیا

انجمن ترقی اسلام کی طرف سے قرآن شریف مع اردو ترجمہ اور نوٹوں کے چھپنا شروع ہو گیا ہے لکھائی۔ چھپائی اور کاغذ کا خاص اہتمام کیا گیا ہے امید ہے کہ جلدی ہی پہلا پارہ شائع ہو کر ناظرین کو مسرور کریگا ۔ انشاء اللہ

خواجہ صاحب کے تازہ اشتہار کا جواب عنقریب شائع کیا جائیگا

باوجود سخت گرمی اور راستہ کی تکالیف کے دیار مسیح کے شیدائی دربار خلافت کے فیوض حاصل کرنے کے لئے ہر روز تشریف لاتے ہیں ۔

فتاوی احمدیہ

غیر احمدی سے چندہ ایک شخص نے حضور امام اولوالعزم کی خدمت میں لکھا کہ ایک غیر احمدی چندہ دینے کی خواہش کرتا ہے اُس سے لے لیا جائے یا نہیں؟

جواب۔ غیر احمدی سے خود چندہ نہیں مانگنا چاہیئے۔ ہاں اگر وہ دے تو خواہ ہندو ہو تو بھی لے لینا چاہیئے ممکن ہے اللہ تعالیٰ اسی سبب سے اس کو ہدایت دیدے ۔

عورت کو اطاعت لازم ہے ایک عورت نے حضرت امام اولوالعزم کی خدمت میں لکھا کہ میرا خاوند کسی غیر ملک میں بغرض ملازمت جاتا ہے اور مجھے بھی ساتھ جانے کے لئے مجبور کرتا ہے؟

جواب۔ عورت کو خاوند کی اطاعت ضروری ہے چلے جائیں ۔

میدان جنگ میں روزہ اور قصر الصلوٰۃ ایک دوست نے حضرت کی خدمت میں لکھا کہ میدان کارزار میں قصر صلوٰۃ اور روزہ کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب۔ نماز قصر پڑھیں اور روزہ نہ رکھیں ۔

اخبار احمدیہ

پٹیالہ میں ہمارے بھائی مولوی فضل حق صاحب فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت کرے۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں ۔

خواب میں ایک دوست نے امیر المومنین کی جناب میں لکھا میں نے رؤیاء دیکھا ایک جماعت مشرق کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہی ہے اور میں بھی اسمیں شامل ہوں اس کی تعبیر سے مطلع فرمایا جائے ۔

جواب۔ مشرق کی طرف منہ کر کے خواب میں نماز پڑھنا انسان کی ترقی ہونے

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا)

لاہور سے مولوی ابو اسحاق صاحب پسر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی لکھتے ہیں۔ میں احمدی احباب سے سنا کرتا تھا کہ اکثر لوگ صرف خواب دیکھکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو مانتے ہیں۔ لیکن میں حیران تھا مجھ کوئی ایسی خواب نہیں آتی۔ جس سے مجھے بھی معرفت حاصل ہو اور اعتقاد قوی ہو۔ لیکن کل شب کو میں نے ایک خوفناک نظارہ دیکھا۔ کہ احمدی جماعت کا کوئی عظیم الشان جلسہ ہے۔ جلسہ ختم ہونے کے بعد معاً سفید رنگ کا نشان آسمان پر دکھائی دیا پھر چاند کے نمودار ہونے کے بعد بارش شروع ہوگئی اور ساتھ ہی ایک ہیبت ناک زلزلہ آیا۔ جس سے شور برپا ہوا کہ قیامت آگئی لوگ استغفار پڑھ رہے ہیں۔ اسی اثنا میں دیکھتا ہوں کہ والد صاحب گھبرا کر ننگے سر مسجد کی طرف دوڑے جا رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ "مرزا ہی سچا نکلا" اسکے بعد ایک لپٹا ہوا کاغذ دکھائی دیا۔ جس میں مرزا محمود احمدؐ اور مسیح موعود اور قادیان لکھا دکھائی دیا۔ اور اس کاغذ میں خدا کے حضور سے معافی کی التجا ہے اور مجھے کہتے ہیں کہ کاغذ لیجاؤ اور شہر میں منادی کردو کہ ہم غلطی پر تھے اور مرزا ہی سچا ہے اسکے بعد کسی شخص نے مجھے سحری کے لئے جگا دیا۔

ماچھیواڑہ سے ماسٹر مامون خان صاحب لکھتے ہیں کہ موضع رتی پور میں لفضلہٖ نہایت عمدگی سے تبلیغ ہوئی اس گاؤں میں حنفی لوگوں اور اہلحدیث کا زور ہے۔ باوجود مخالف ہونیکے انہوں نے نہایت توجہ سے وعظ کو سنا۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے لوگوں کے دلوں میں خاص تبدیلی پیدا ہوگئی ہے۔ اللہ تعالےٰ سعید روحوں کو جلد جلد ہدایت دے۔

بلب گڈھ میں ۱۶ جولائی کو بروز جمعہ حکیم محمد حسین صاحب احمدی مالک کارخانہ احمدیہ کے والد بزرگوار جناب حکیم سید سرفراز حسین صاحب کا انتقال ہوگیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ خدا تعالےٰ حکیم صاحب مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے احباب جنازہ غائب پڑھیں۔

خبریں

جنگ امریکہ نے آخر جرمنی کے کان کھولدینے کا فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر تمہاری آبدوز کشتیوں سے ہمارا مزید نقصان ہوا تو دوستی میں فرق آجائیگا لوسی ٹینیا جہاز کی غرقابی سے امریکنوں کا جو نقصان ہوا تھا۔ اسکی تلافی پر بھی اس مراسلہ میں زور دیا گیا ہے۔ جمعہ کو یہ مراسلہ روانہ برلن کر دیا جائے گا۔ س (۲۲/۷)

دیوان عام (لندن) میں ۲۱ جولائی کو اعلان کیا گیا کہ جرمن اسوقت تک ۹۵ جہاز غیر طرفدار طاقتوں کے ڈبو چکے ہیں۔

وارسا کے واسطے جو خونریز لڑائیاں جرمن اور روسی لڑ رہے ہیں انکی روزانہ تفصیلات بہت طویل ہوتی ہیں تازہ ترین اطلاعات کا ماحصل یہ ہے: جرمن دو جگہ دریائے ناریو تک پہنچ گئے ہیں انکا یہ بھی ادعا ہے کہ بمقام اوسٹرولنکا جنوب مغربی کنارہ دریا پر قابض ہوگئے ہیں مراسلہ سرکاری میں تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ روسیوں نے جوابی حملوں میں خوب داد مردانگی دی اور انکی محفوظ فوجیں بھی میدان میں پہنچ گئی ہیں۔ غنیم کے اس ادعا سے کہ ونڈاؤ میں اسکا دخل ہوگیا ہے۔ پایا جاتا ہے کہ اسنے بالٹک میں گھس پڑنے کے بڑے گہرے منصوبے گانٹھے تھے غالباً اس نیت سے کہ بحری قاعدہ حرب بنانیکے لئے کسی طرح خلیج ریگا حاصل کرے۔ لیکن ادہر کی افواج نے دشمن کے حملہ کو ریگا کے مغرب میں چالیس میل پرے ہی روکے رکھا ممکن ہے روسیوں نے ونڈاؤ خالی کر دیا ہو۔ کیونکہ روسی مراسلہ سرکاری میں وہاں کی کسی مڈبھیڑ کا ذکر نہیں اسی کے ساتھ ہی یہ بھی خبر ہے کہ روسی کاسک جوانوں نے غنیم کی سپاہ عقب پر کامیاب حملہ کیا اور ایک اہم جمعیت بدرقہ کو گرفتار۔ مٹاؤ شاولی کے درمیان بھی روسیوں کو کامیابی ہوئی

جرمن مظالم کی روئداد سن کر دل لرزتا ہے پایۂ تخت روس کی سرکاری اطلاع (۲۱/۷) سے پایا جاتا ہے کہ بقول اسیران آسٹریا جرچولم کے قریب پکڑے گئے جرمنوں نے بمقام راوا رسکا پانچہزار روسیوں کو گولی ماردی جو روسی جنگی جوان بعد میں بطور کمک پہنچے انہوں نے دیکھا کہ ان مقتولوں سے ایک بڑا سارا شہر خموشاں آباد ہے۔

وارسا کے متعلق (بعد کی خبر) ہولناک جنگ کا بحر ذخار بدستور موجزن ہے کبھی اسکا مد ادہر ہوتا ہے کبھی ادہر کوئی انقطاعی اور فیصلہ کن لڑائی تاحال نہیں ہوئی مگر برلن کی ایک سرکاری خبر مظہر ہے کہ روسی زور دار جوابی حملے کر رہے ہیں اور انہیں کمک بڑی بھرتی سے پہنچ گئی ہے جرمنوں نے مقام بلونی بین خطہ پر کوئی ترقی نہیں کی مقام مذکور اس محاذ پر سب سے زیادہ اہم موقعہ ہے جہاں جرمن افواج کمک پہنچی ہوئی ہیں لڑائی نہایت جان توڑ ہو رہی ہے جرمن مقام ناریو سے جانب جنوب تمام محاذ پر صرف ۱۵۰۰ قیدی گرفتار کرنیکے مدعی ہیں اور انہوں نے بہت کم ترقی کی ہے روسی نہایت غضبناک ہو کر جوابی حملے کر رہے ہیں

۲۲ جولائی کی تار خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ منگل کے دن تمام محاذ پر بڑی بھاری لڑائی ہوئی روسیوں نے جرمن حملوں کو پسپا کیا بعض مقامات پر خود حملہ آور ہوئے دریائے ویپرز کے کنارہ ایک جان توڑ لڑائی میں جو بڑی رات گئے تک ہوتی رہی۔ جرمن نقصان عظیم اٹھا کر بھاگ گئے اور روسیوں نے غنیم کے ایکہزار جوان گرفتار کئے۔

روسی گرانڈ ڈیوک نکولس نے ماسکو میں ایک ڈیپوٹیشن کو مخاطب کرتے ہوئے اپنے مردان نبرد کی شجاعت کو بڑے پرجوش الفاظ میں سراہا اور کہا ہمکو پورا بھروسہ ہے کہ آخر فتحمند ہونگے۔

تسخیر وارسا و ریگا کیلئے دشمن کی پیشقدمی دیکھ دیکھکر روسیوں میں بہت جوش پیدا ہو رہا ہے منگل کی شام کے چھ بجے اس سر سے اس سرے تک تمام ملک کے گرجوں میں ایکدم زور شور سے گھنٹے بجے تاکہ . . . . دعاؤں کے لئے لوگ اکٹھے ہوں۔ غیر معمولی ہجوم خلائق کے سبب باوجود شدت گرمی کے گرجے بدھ کے روز بند کر دیئے گئے اور کھلے میدان میں بڑے عجز و الحاح سے دعائیں مانگی گئیں۔

گورزیا کی لڑائی ۱۷ جولائی کو تمام دن نہایت خونریزی سے وشدت سے ہوتی رہی۔ اطالویوں نے شام کے وقت شہر کے جنوب میں مورچہ کی بلندی پر قبضہ کر لیا اور کئی دفعہ مڈبھیڑ ہوئی ہر ملنے کا مقابلہ نہایت ہی خونریز تھا۔

ہوائی جنگ کے متعلق تازہ ترین اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ رات کے وقت زور کی گولہ باری ہوئی جرمن حملہ آوروں نے زک اٹھائی فرنچ حملے کامیاب ہوئے۔ اعلیحضرت ملک معظم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۱۵ء

کیا یہ غلبۂ اسلام نہیں؟

سلسلہ حقہ احمدیہ۔ کے مخالفین کہتے ہیں کہ مسیح و مہدی کے وقت میں تو اسلام کو غلبہ حاصل ہونا تھا مگر اب تو اس پر اور بھی وقت پڑا ہوا ہے۔ پھر کیسے سمجھیں کہ مرزا صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے آ کر دین محمدی کا بول بالا کیا اور وہی "لیظہرہ علی الدین کلہ" کے مصداق تھے؟

معترضین کا یہ سوال بظاہر معقول اور وزندار معلوم ہوتا ہے۔ لیکن ایک سلیم الطبع منصف مزاج اور معاملہ فہم انسان پر اسکا بودا پن بادنیٰ تامل آشکارا ہو سکتا ہے طویل اور پیچیدہ بحثوں کو جانے دو۔ ہم یہاں چند موٹی موٹی باتیں بتلاتے ہیں۔ جن کا رد ہمارے مخالفین انشاء اللہ قیامت تک نہیں کر سکتے۔

اگر اسلام دیگر ادیانِ باطلہ پر غالب نہیں ہے جیسا کہ ہمارے مخالفین سمجھتے ہیں تو بتلائیں اسوقت اور کونسا مذہب ہے جو اپنی صداقت۔ حقیت۔ حقانیت۔ پاک تاثیرات اور روشن اور محکم تعلیمات کے لحاظ سے اسلام پر فائق ہو۔ یقیناً وہ دنیا کے صدہا مذاہب میں سے ایک کا بھی نام نہیں لے سکتے۔ جو اس دین متین پر غالب ثابت ہو۔ اگر کوئی ایسا مذہب ہے تو وہ کیوں نہیں اسکا نام لیتے۔ کیا ان کے دل اسلام کی سچائی اور برتری سے متذبذب ہیں؟ کیا انکو کوئی دوسرا مذہب زیادہ معقول۔ قرینِ صداقت اور قابل قبول معلوم ہوتا ہے؟ اگر ایسا ہے تو کیوں نہیں اسے اختیار کر لیتے؟ اس صورتِ حال سے تو بعض واقعات یہ پتہ لگتا ہے کہ وہ خود ہی اسلام سے دور جا پڑے ہیں اسی لئے انکی نظر میں اسکی وہ وقعت و عظمت نہیں رہی جو ایک مخلص دیندار کے رگ و ریشہ میں ایسی رچی ہوئی ہوتی ہے کہ خواہ دنیوی شان و شوکت اور جلال و عظمت کے لحاظ سے وہ کتنی ہی بیکسی۔ ذلت فلاکت اور قابلِ رحم حالت میں مبتلا ہو لیکن پھر بھی وہ دین حق کی نعمت عظمےٰ کے سبب اپنے آپکو غیر مسلم تاجداروں تک سے برتر و بالا اور منعم علیہ سمجھتا ہے۔ کیا رسول کریمؐ اور صحابہ کرام رضؓ کے حالات تمنے بالکل دل سے بھلا دئیے کہ وہ کیسی کیسی مصائب اور مشکلات میں بھی یہی سمجھتے تھے کہ خدا تعالیٰ کی نظر میں مقبول و پسندیدہ اگر کوئی دین اس دنیا کے پردہ پر ہے تو وہ ہمارا ہی دین ہے اسی لئے وہ اسکی حمایت و اشاعت میں اپنی جانوں تک سے دریغ نہ فرماتے تھے دشمنانِ دین کی سخت سے سخت عداوت و ایذادہی بھی انکو اسلام کی طرف سے بدظن و بیزار نہ کرتی تھی تو کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آج جن مسلمانوں کو باہمہ ادعائے مسلمانی اپنے مذہب کی فوقیت پر اعتماد نہیں انکے دلوں میں دراصل وہ صدق و اخلاص ہی نہیں رہا جو زندہ ایمان والوں کا حصہ ہوتا ہے تب تو انہیں اپنے ایمان اور دینداری کا فکر کرنا چاہئیے جنکی نسبت رسول خدا تیرہ سو برس پہلے ہی فرما گئے ہیں کہ آخر زمانہ میں ایمان ثریا پر اُٹھ گیا ہوگا اور آنے والا موعود اسکو از سر نو دنیا پر قائم کریگا۔ غرضیکہ اگر مسلمان اسلام کا غلبہ تسلیم کرنیکے لئے تیار نہیں ہیں تو ہمیں صاف صاف کھلے لفظوں میں بتلائیں کہ کیا ان کے نزدیک یہودی مسیحی۔ آریہ۔ برہمو یا دہریہ مذہب یا اور کونسا دین ایسا غالب ہے۔ جس کے آگے معاذ اللہ دین اسلام عاجز و مغلوب ہو ذرا سوچ سمجھکر جواب دیں کہ وہ کونسا مذہب ہے جس پر مسیح موعود (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے اسلام کی حجت غالب نہیں کر دکھائی؟

اگر ہمارے بزعم غلط بھائی (مسلمان) غلبۂ اسلام اسی کا نام رکھتے ہیں کہ اسکے تابع ہوا تمام دنیا پر چھا جائیں اور دیگر ادیان و ملل کو ملیا میٹ کر دیں تو معاذ اللہ اسطرح تو یہ مذہب طفل تسلی اور ڈھکوسلا ہی ٹھہرتا ہے آجتک تو اسکو یہ بات نصیب ہوئی نہیں نہ خود رسول کریمؐ کے وقت میں نہ خلفائے راشدین کے عہد میں تو کیا تم اسلام سے پھر جاؤ گے؟

پھر ہم ان سے یہ پوچھتے ہیں کہ کیا تم اس دنیا کے پردہ پر اسلام کے سوا کوئی دوسرا مذہب ایسا پیش کر سکتے ہو کہ باوجود حاملان اسلام کی زبون حالت اور گوناگون ادبار و مذلت کے وہ اپنے اصول و احکام کی حکمت و معقولیت نت نئے پیرائے میں دیگر مذاہب کے پیروؤں سے منواتا چلا جاتا ہے دانایان فرنگ سے بڑھکر بیدار بخت و بلند اقبال قوم آج اس صفحۂ ہستی پر کونسی سمجھی جاتی ہے وہ اگر چاہیں تو اپنے رعب و دبدبہ کے زور سے دن کو رات اور رات کو دن بھی کہلوا دیں تو تعجب نہیں مگر خدا کی شان ہے کہ وہ بھی اسوقت اسلام کے ہی اصولوں کو پسندیدہ و برحق تسلیم کرتے جاتے ہیں خواہ انکے مدبر اور ارباب حل و عقد مذہباً اپنے معتقدات سے علانیہ بیزاری و بے تعلقی ظاہر نہ کریں پھر بھی عملاً بہت سی باتوں میں زبان حال سے وہ دین محمدی پر ہی مہر تصدیق لگا رہے ہیں اور بہت سی سعید روحیں کھلم کھلا بھی مسیحی مذہب کو خیر باد کہکر اسلام کو اختیار کر رہی ہیں فالحمد للہ علی ذلک کیا یہ اسلام کا غلبہ نہیں کیا یہ رسول کریمؐ کی اس پیشگوئی کا ظہور نہیں کہ آخری زمانہ میں اسلام کا آفتاب صداقت مغرب سے طلوع کریگا کیا تم یہ چاہتے ہو کہ سچ مچ سورج پچھم سے چڑھے جس کے معنے یہ ہونگے کہ خدا تمہارے لچر مزعومات کی خاطر اپنے اٹل قانون اور سنت کو بھی معاذ اللہ توڑ دے؟ کیوں تم ہو تمہارے لچھن بھی تو اسی لائق ہیں کہ تمہاری من مانی باتیں پوری کرنے کو ایسے خوارق ظہور میں آنے چاہئیں۔ جو کسی عظیم الشان سے عظیم الشان ولی نبی رسول پیغمبر تک کی تائید و تصدیق میں ظاہر نہیں ہوئے خدا اور خدا کا رسولؐ تو یہ خبر دیں۔ کہ مسلمان اخیر زمانہ میں مغضوب علیہم یہود سے بالکل مشابہ ہو جائینگے۔ پھر ہم کیسے باور کر سکتے ہیں کہ تم مسیح کی مخالفت کر کے بجائے یہودی بننے کے ایسے خاص الخاص مقبول بندے بنگئے ہو جنکی خاطر خدا ایکدفعہ اپنے قانون کو بھی بالائے طاق رکھدیگا اپنی کتاب اور رسول کو بھی معاذ اللہ جھوٹا کر دیگا؟

کیا یہ اسلام کا غلبہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے جو جماعت اپنے پاک فرستادہ کے ہاتھ سے "آخرین منہم" کے مصداق قائم کی۔ اسکے سامنے آج دلائل و براہین کے ذریعہ کوئی باطل کا پرستار نہیں ٹھہر سکتا۔ ڈھٹائی اور بیحیائی کا تو ذکر نہیں کیونکہ اگر اسی کا نام صدق و حق ہو تو بت پرست اور یہودی سب سے زیادہ برسر حق ہیں کہ ابتک دنیا میں بہتیرے ہادی و مرسل خدا کی طرف سے مبعوث ہوئے مگر انہوں نے تا دم ایک کو بھی مان کے نہیں دیا۔

غرض اسلام کا غلبہ یقیناً ہونا تھا اور اسوقت وہ ہر جگہ جگمگا رہا ہے جنکی آنکھوں کے آگے تعصب کا پردہ پڑا ہوا ہو انہیں دکھلائی نہ دے تو انکی قسمت کیا اندھے کو نظر نہ آنے سے آفتاب عالمتاب کی نفی ہو سکتی ہے حاشا و کلا۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ

دعوت الی الخیر

جزیرہ ماریشس میں تبلیغ احمدیت

مولنا مولوی حافظ صوفی غلام محمد صاحب بی۔ اے احمدی مسلم مشنری کی مفصل چھٹی جسمیں روانگی از کولمبو سے لیکر اب تک کے کل حالات بیان کئے گئے ہیں۔

اس چھٹی کے بہت سے واقعات پچھلے تین خطوط میں جُدا جُدا شائع ہو چکے ہیں لیکن ماریشس کے احمدی احباب کے پاس خاطر سے انہیں یکجائی طور پر شایع کرنا ضروری سمجھا گیا - (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - الحمدللہ ثم الحمدللہ محض اللہ کے فضل و کرم سے میں ۶ جون کو کولمبو سے روانہ ہوا۔ شام کا وقت تھا جب جہاز کا لنگر کھولا گیا۔ راستے میں خدا تعالیٰ کے عجائبات کا سمندر تھا۔ مجھے بار بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ شعر یاد آتا تھا کہ جس کا مفہوم یہ ہے اللہ تعالےٰ نے ہر شے کو حدود اور قیود میں جکڑ دیا ہے۔ تلاطم امواج اسود کی طرح حملہ آور ہوتی تھیں لیکن سفید جھاگ میں ختم ہو جاتی تھیں۔ اور وہ سفید جھاگ دور دور سمندروں میں سفید دیبیاں تھیں۔ جن کو غلطی سے پُرانے یُونانی مائی تھالوجی کے شاعروں نے اور پھر انکی نقل برطانوی شاعروں نے کر کے سمندر کی بیٹیاں قرار دیا ہے۔ سمندر ایک مہیب شکل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور شان کا زبردست اظہار تھا۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا محض فضل تھا کہ اس نے فضل عمر کی دُعاؤں اور مخلص احباب کی دُعاؤں کو سُنا۔ اور مجھے سفر جہاز میں کسی قسم کی ذرا بھی تکلیف محسوس نہیں ہوئی اور نہ سر چکرایا اور نہ قے آئی۔ ہاں کبھی کبھی جسم میں بجلی کی سی لہر پھرتی معلوم ہوتی تھی۔ اور میں نے اس سفر میں خوب تجربہ کیا ہے کہ صاف گوئی بہت اعلیٰ درجہ کا گوہر ہے۔ اور گول مول بات میں بجائے فائدہ کے نقصان ہوتا ہے۔ ہمنے خوب تجربہ کر کے دیکھ لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ صاف گو کی ضرور مدد کرتا ہے۔ اور یہ بالکل غلط ہے کہ کھلم کھلا کہنے سے لوگ ناراض ہو جاتے ہیں۔ آجکل دلائل اور روشنی کا زمانہ ہے۔ اگر قوی دلائل قرآن کریم اور عقل کے ساتھ خوب ذہن نشین بات کی جاوے تو ممکن نہیں کہ اثر نہ ہو۔ مانی ہوئی بات کو منوانا کوئی دشوار امر نہیں - مسیحیوں میں حضرت مسیح علیہ السلام اور حضرت سید نا سید الانام صلے اللہ علیہ وسلم کو برابر ٹھہرا دینا جو کہ فی الواقعہ ایک غلط بات ہے۔ کیا بہادری رکھتا ہے۔ اور پھر اسپر لاف کامیابی مارنا میرے نزدیک ایک تعجب انگیز اور مضحکہ خیز بات ہے۔ جب ہم رسول کریم فداہ ابی وامی وروحی صلی اللہ علیہ وسلم کے کام مبارک کی وسعت اور آپ کی اصلاح اچھی طرح واقعات کے ساتھ لوگوں کے سامنے رکھ دیں تو کیا وجہ ہے وہ بات ان پر اثر نہ کرے۔ جب میں قادیان میں تھا۔ اکثر لوگ کہا کرتے تھے کہ تم قادیان میں بیٹھ کر کھلی باتیں کر لیتے ہو۔ باہر جاؤ تو تمہیں معلوم ہوگا میں نے اب باہر نکلکر بھی تجربہ کر لیا ہے۔ مجھے تو بجائے نقصان فائدہ ہی پہنچا ہے۔ جہاز میں ایک مسلمان بٹلر کو تبلیغ سلسلہ کیگئی۔ اور اس کے پاس ایک اور مُسلمان بھی بیٹھا تھا اس کو بھی تبلیغ کی گئی۔ سٹوارڈ نے تو کہدیا کہ وفات عیسیٰ تو ضرور ہونی چاہیئے۔ دوسرے نے کہا۔ اگر حضرت عیسیٰ وفات پا گئے ہیں تو انکی قبر کہاں ہے۔ سٹوارڈ نے جواب دیا کہ ان کی قبر یروشلم میں ہے۔ میں نے کہا کبھی قبر کا علم نہ ہو تو یہ ثابت نہیں ہو جاتا۔ کہ وہ فوت نہیں ہوا۔ آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر بتلا سکتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ان کو دعوے اور دلائل بھی بتائے اور آپ کا ذکر مبارک شروع سے لیکر آخر تک سُنایا اس مسلمان نے کہا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک ہی شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ہو۔ اور حضرت مہدی مسعود بھی ہو۔ میں نے کہا خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو ایک شخص قرار دیا ہے۔ اور خدا کی شان ہے کہ اس سٹوارڈ کا نام محمد یوسف علی تھا۔ میں نے کہا دیکھو سٹوارڈ صاحب تین بڑے عظیم الشان انسانوں کا مجموعہ ہیں میری کیبن میں انگلستان کا نو آمدہ انگریز تاجر تھا۔ نوجوان تھا اس سے بھی سلسلہ گفتگو چلا۔ اس نے مجھے کہا کہ تم بدھ کو خدا مانتے ہو میں نے کہا نہیں میں تو مسلم ہوں کہنے لگا بدھ مت اور محمدی مت میں کوئی فرق ہے۔ میں نے کہا کیا تم تاریخ سے بھی ناواقف ہو۔ بدھ تو حضرت مسیح علیہ السلام سے بھی پانچ سو برس پہلے ہوئے ہیں۔ اس نے کہا کہ میں نے کبھی تاریخ نہیں پڑھی اور نہ مذہب پڑھا ہے۔ پھر اس نے کہا خدا کو مانتے ہو۔ میں نے کہا ہاں میں خدا کو مانتا ہوں مگر میں ایک خدا مانتا ہوں تین خدا نہیں مانتا اس نے کہا کہ تین کون مانتا ہے میں نے کہا۔ آپ مسیحی لوگ مانتے ہیں۔ اور ایک عجیب حساب بیان کرتے ہیں جو کہ ریاضی کی کسی کتاب میں نہیں ہے اور کہتے ہیں کہ تین ایک ہیں اور ایک تین کے برابر ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میں تو ایک ہی خدا مانتا ہوں۔ اور میں حضرت مسیح کو خدا نہیں مانتا۔ اور نہ میں رومن کیتھلک ہوں اور نہ پروٹسٹنٹ ہوں۔ پھر اُسنے پوچھا کہ کیا تم مانتے ہو کہ کبھی دنیا ختم ہوگی۔ میں نے کہا اس سے تو آپ کو بھی انکار نہیں ہے کہ آپ بھی مر جائیں گے۔ اور ہر ایک انسان مریگا تو جب اجزا پر ہلاکت وارد ہو رہی ہے تو کیوں کل پر نہ ہوگی۔ اور اگر دنیا ہمارے بعد رہے بھی تو اس سے ہمیں کیا فائدہ ہے۔ من مات فقد قامت قیامتہ ہمارے لئے تو دنیا کا خاتمہ ہو گیا۔ پھر دوزخ اور بہشت کے متعلق کہا کہ رُوحانی ہے یا جسمانی۔ اسپر میں نے اس کو سمجھا دیا اور اس نے میری تشریح کو قبول کیا۔ اور جہاز کا کلرک عیسائی تھا وہ بھی تثلیث کو خیرباد کہہ چکا ہے۔ اور توحید کا قائل ہے وہ کہتا ہے کہ اناجیل اور یہ محض کہانی اور تاریخ کی کتابیں ہیں۔ جو کہ بچوں کے لئے مقرر کی گئی ہیں۔ عقلمند انسانوں کے لئے اس سے اعلےٰ کتاب ہونی چاہیئے - ۱۵ جون دس بجے صبح کو پورٹ لوئی ماریشس میں پہنچے۔ مسٹر نور محمد نوریا کشتی میں میرے استقبال کو موجود تھے۔ اور ان کے ساتھ بندرگاہ میں کئی اور اصحاب اور احباب بھی حاضر تھے۔ اور اسی دن حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سلامتی سے پہنچنے کی تار دیگئی۔ اُمید ہے کہ وہ پہنچ چکی ہوگی۔ شام کو ہم روزہل میں آ گئے۔ روزہل شہر لوئی سے سات میل پر واقع ہے۔ ماریشس خط استواء کے نیچے ہے۔ ہم اس وقت

سردی کے موسم میں ہیں۔ جون۔ جولائی اور اگست سخت سردی کے دن ہوتے ہیں۔ اللہ کی عجیب شان ہے کہ دسمبر جنوری کا نظارہ یہاں جون میں نظر آرہا ہے۔ بات یہ ہے کہ اس وقت سورج آپ کی طرف شمال میں ہے۔ اور دسمبر جنوری فروری میں وہ جنوب میں آجاویگا تو ہم گرمی میں ہوں گے۔ اور آپ سردی میں۔ میرے پہنچتے ہی غیر احمدیوں میں کھلبلی پڑگئی۔ میرے خلاف مضامین اخبار میں چھاپے گئے۔ اور گورنمنٹ کو توجہ دلائی گئی کہ ان کو واپس کر دیا جائے۔ اور بدخبریں میری نسبت مشہور کی گئیں۔ اور شہر میں ایک بھاری جلسہ منعقد کیا گیا اور اس میں پانچ ہزار روپیہ جمع کیا گیا کہ دو بڑے مولویوں کو ہندوستان سے منگوایا جاوے۔ اور لوگوں کو ہماری باتیں سننے سے روک دیا گیا۔ اور مسٹر نور یا کہ انہوں نے اپنی جماعت سے خارج کر دیا ہے[۳]۔ ہم سے بار بار اسبات کا تقاضا ہوا ہے کہ ہم ان کے پیچھے کیوں نماز نہیں پڑھی۔ اور یہ سوال مجھ سے تین چار جگہ پوچھا گیا ہے۔ میں نے ان ہی سے کہلوایا کہ تم بتلاؤ کہ جب وہ تمہارا مسیح آویگا۔ جس کی تمہیں اُمید ہے تو اگر وہ فرماویگا کہ جو ہماری بیعت میں نہیں ہے۔ اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو تو تم پڑھو گے۔ جواب دیا کہ ہم نہیں پڑھیں گے۔ تو پھر یہی معاملہ ہے کہ وہ عیسیٰ جس کی تم انتظار کر رہے ہو۔ جنھوں نے اس کو مان لیا ہے وہ اس کا کہا مانیں گے۔ اس نے فرما دیا ہے کہ جن لوگوں نے میری بیعت نہیں کی ان کے پیچھے نماز مت پڑھو تو حیات اللہ نام ایک مولوی صاحب بولے کہ اگر جماعت ہوتی ہو تو جو کوئی جماعت میں شامل نہ ہو وہ منافق ہے۔ میں نے کہا کہ مکہ میں چار جماعتیں ہوتی ہیں۔ اور صبح کو شافعی سب سے پہلے پڑھتے ہیں۔ اور حنفی بیٹھے انتظار کرتے رہتے ہیں تو وہ منافق ہو گئے کہنے لگا نہیں وہ منافق نہیں ہو سکتے۔ میں نے کہا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہو گئی۔ آپ نے فرمایا کہ آخری زمانے میں قرآن شریف آسمان پر اٹھ جائے گا۔ اور ایک شخص فارسی الاصل اس کو واپس لائے گا۔ اور یہی تو سبب ہے کہ غیر احمدی مولوی قرآن شریف سے بھاگتے ہیں۔ کانھم حمر مستنفرۃ فرّت من قسورۃ۔ ہم قرآن شریف پیش کرتے ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں کہ کتابوں میں دکھاؤ۔ جب ہم خدا تعالیٰ کی کتاب سے دکھا رہے ہیں تو فبای حدیث بعد اللہ و ایاتہ یؤمنون۔ اللہ کے بعد اور اس کی آیات کے بعد وہ کونسی بات ہے جس پر یہ ایمان لائیں گے جب ان کے پاس قرآن نہیں ہے۔ یعنی وہ قرآن کو سمجھ ہی نہیں سکتے تو ہم کس طرح انکے پیچھے نماز پڑھیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے اعلم بالقرآن کو امام صلوٰۃ ہونا چاہیئے۔ جب انہوں نے خدا کے مرسل کو نہیں مانا تو وہ کس طرح ان کے امام ہو سکتے ہیں۔ جنھوں نے خدا کے مرسل کو مان لیا ہے۔ امام کی معرفت کے بغیر جاہلیت کی مرتے ہے۔ کیا ایام جاہلیت کے لوگ مسلمانوں کے امام ہوتے تھے *

روز ہل میں دو دکانوں پر خوب سلسلہ کی تبلیغ ہوئی۔ وفات مسیح قرآن شریف سے ثابت کی۔ جو مر جاتے ہیں وہ واپس نہیں آ سکتے۔ اس لئے آنیوالا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں سے ہونا چاہیئے۔ سورہ نور کا منکم اور بخاری کا منکم ہیں اسی طرف رہبری کر رہا ہے سورہ نور سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام خلفاء اُمت محمدیہ میں سے ہوں گے بخاری سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعود بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت سے ہے۔ ابن ماجہ نے اسپر اور روشنی ڈالدی ہے، کیونکہ اس سے کسی کو انکار نہیں کہ حضرت مہدی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں سے ہوں گے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لا مھدی الا عیسیٰ ابن مریم۔ کہ نہیں مہدی مگر مسیح ابن مریم۔ اب جب مہدی اسی اُمت میں سے پیدا ہو گا اور وہی مسیح ہو گا تو صاف ثابت ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی اُمت میں سے پیدا ہونیوالے تھے۔ اور اسی اُمت کے لئے آئے ہیں۔ اور امام بخاری نے اللہ تعالیٰ اُسپر رحمتوں اور برکات کی بارش برسائے۔ صاف فیصلہ ہی کر دیا کہ موسوی مسیح اور ہے۔ اور اُمت محمدیہ میں آنے والا مسیح موعود اور ہے۔ کیونکہ اس نے ہر دو کے حلیہ الگ الگ بیان کر دئیے ایک ہی آدمی کے دو حلئے نہیں ہو سکتے۔ ہمنے خود اپنی آنکھوں سے سیدھے بالوں گندم گوں والے کو دیکھا ہے اس کی صداقت نشانات آسمانی سے ثابت ہے۔ اب میں کس طرح مولوی کی بات مان لوں۔ وہ مولوی ہی تھے جنھوں نے حضرت عیسیٰ کا انکار کیا وہ مولوی ہی تھے جنھوں نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا انکار کیا۔ ہم قرآن شریف پیش کرتے ہیں اور وہ ہمیں کتابوں کا حوالہ سناتے ہیں جب ہمنے ثابت کر دیا کہ وہ پہلے مسیح ابن مریم وفات پا چکے ہیں۔ اور وہ دنیا میں دوبارہ نہیں آ سکتے تو پھر لوگوں کو عیسےٰ کے آنے کی حدیث سنا کر یہ بتانا کہ وہی عیسےٰ آئینگے کیسی بے انصافی اور ظلم ہے۔ قرآن کو حدیث رد نہیں کر سکتی۔ لاریب فیہ صرف قرآن کریم کی نسبت آیا ہے۔ تو کس طرح رد کردہ گے جو محقق ہے ایک بات۔ ہاں تمہارا حق ہے کہ ہم سے مطالبہ کرو۔ اِس کے کیا معنے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئینگے۔ بات یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ ہیں (علیہ السلام)، جیسا کہ سورہ مزمل سے ظاہر ہے اور آپکے خلفاء خلفاء موسیٰ کے مثیل ہیں تو ناچار ماننا پڑیگا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے مقابلہ پر اسلام میں بھی مسیح آنا چاہیئے۔ جب یہ سلسلہ محمدیہ ہی سارے کا سارا سلسلہ کا مثیل ہے تو پھر کیوں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام خود تشریف لائینگے۔ جب ہم نے سب کو مثیل مان لیا ہے، تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مثیل ماننے میں ہمیں کیا معذور لازم آتا ہے۔ قرآن کریم میں صاف لکھا ہے کہ بعض مؤمن فرعون کی بیوی کی طرح ہیں۔ اور بعض مریم کی طرح ہیں یعنی بعض مؤمن اپنے نفس فرعون کے تابع ہیں۔ اور بعض مؤمن اپنے نفس پر حاکم ہیں اور وہ اپنے تئیں تمام عیوب سے بچائے رکھتے ہیں۔ اور اس مریمی حالت سے جب وہ ترقی کرینگے تو لامحالہ ابن مریم بنیں گے۔ کیونکہ بہر حال حضرت مریم سے ابن مریم بہتر ہیں یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود احمد آف قادیان کو پہلے الہام ہوا کہ تو مریم ہے یعنی اس درجہ میں پہنچ چکا ہے جسمیں مریم پہنچ چکی تھی۔ اور اس کے بعد الہام ہوا کہ انا جعلناك المسیح ابن مریم کہ ہمنے تجھے مسیح ابن مریم بنا دیا اب صاحبان کیا صاف بات ہے کہ رسول کریم نے فرمایا کہ ابن مریم تم میں آویگا۔ اور تمہارا ایک امام ہو گا۔ اور وہ تم ہی میں سے ہو گا۔ آپنے منکم کے قرینہ سے بتا دیا کہ بنی اسرائیل کا ابن مریم مراد نہیں ہے۔ بلکہ اس سے مُراد محمدی ابن مریم ہے اور سورہ الحمد میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں دُعا سکھائی کہ اے اللہ ہمیں نبی صدیق۔ شہید صالح کی راہ پر چلانا اور یہود یوں

[۳] صرف اس قصور پر کہ اس نے امام کو مجبور کیا کہ جب وہ جماعت کرا دے تو الگ اپنی جماعت کرا کر نماز پڑھی

کی راہ سے بچانا۔ اور ضالین کے فتنہ سے ہمیں محفوظ رکھنا۔ اب یہ بالکل سیدھی بات ہے کہ مسلمان تو کبھی بھی یہود نہیں بن سکتے۔ کیونکہ اسرائیلی مسیح کو مانتے ہیں تو پھر جو رسول کریمؐ نے فرمایا تھا کہ میری اُمّت یہود بن جائیگی تو اس سے صاف ثابت ہے کہ حضور کی اُمّت میں ایک مسیح ابن مریم آئیگا اس کے انکار سے حضور کی اُمّت میں سے بہت سے لوگ یہود بن جاوینگے۔ ورنہ اس دُعا کا کوئی فائدہ نہیں جبکہ ہم میں کوئی بھی نبی نہیں آسکتا۔ تو پھر ہمیں یہ کیوں سکھلائی گئی یہی مطلب تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ماتحت ایک نبی مسیح موعود آنے والا تھا۔ ہمیں پہلے خدا نے دُعا سکھلا دی کہ کہیں اس کی مخالفت نہ کر بیٹھنا۔ دجّال پر مفصل تقریر کی گئی۔ اور لوگوں کے ذہن نشین کر دیا گیا کہ سُورہ فاتحہ سے لیکر والناس تک قرآن کریم میں دجال کا لفظ تک موجود نہیں۔ اور قرآن کریم میں بار بار ابنیّت و الوہیّت مسیح کے فتنہ کو بڑا فتنہ کہا گیا ہے۔ تکاد السموٰت یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھدًا ان دعوا للرحمٰن ولدًا ۔ اور سُورہ فاتحہ کو ضالین پر ختم کیا گیا۔ اور رسُول کریمؐ نے بیان فرمادیا ہے ضالین عیسائی لوگ ہیں۔ اور جب ہم حدیث کو دیکھتے ہیں تو اس میں دجّال کے فتنہ کو سب سے بڑا فتنہ بیان کیا گیا ہے یہاں تک کہ ہر نبی نے اپنی اُمّت کو اس سے ڈرایا۔ اب ہمارا فرض ہے کہ قرآن اور حدیث کو باہم مطابق کریں۔ اور اگر مطابق نہیں ہو سکتے۔ تو ہم حدیث کی خاطر خدا کا کلام قرآن ہرگز نہیں چھوڑ سکتے۔ رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس کی تطبیق فرمادی ہے کہ سُورہ کہف کی دس آیتیں جو حفظ کریگا وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ اب سُورہ کہف کی دس آیتیں پڑھ لو۔ ان میں کیا لکھا ہے۔ ان میں ابنیّت مسیح کے فتنہ کو بڑے پُرزور الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ پس معلوم ہُوا کہ دجّال اور ضالین ایک ہی ہیں۔ قرآن کریم میں ان کو ضالین اور خدا کا بیٹا کہنے والے بیان کیا ہے۔ اور حدیث نے بالفاظ دیگر "المسیح الدجال" کہا ہے۔ اور لفظ المسیح سے بھی مسیحیوں کی طرف اشارہ ہے،

"کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے"

حہ اور ابطال مذہب صلیبی کا ہی نام قتل دجال ہے۔

صلیب سے مُراد مسیحیت ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ابطال مسیحیت کر کے کسر صلیب کر دی ہے۔ اور یہی معنے ہیں کہ آپ نے قتل دجال اور قتل خنزیر کر دیا ہے۔ خنزیر سے یہ جانور ہم مراد نہیں لے سکتے۔ ما علی الرسول الا البلاغ۔ رسُول کا کام اللہ کا کلام پہنچانا ہے نہ کہ لوگوں کو جبر سے منوانا۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اسی قسم کے خنازیر کو قتل کرینگے جس قسم کے خنزیر رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کرتے تھے۔ اور اسی قسم کا قتل بھی ہوگا جس قسم کا رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم قتل کیا کرتے تھے۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الاٰخر۔ رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دلائل سے قتل کیا کرتے تھے۔ لیھلک من ھلک عن بینۃ۔ جو ہلاک ہُوا وہ دلیل سے ہلاک ہُوا۔ ثبوت اس کا یہ ہے کہ جب رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سُور خنزیر۔ بندر اور بُت پرست آتے تھے تو وہ آکر کہا کرتے تھے۔ آمنا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کُفر کے ساتھ ہی آتے ہیں اور کُفر کے ساتھ ہی چلے جاتے ہیں۔ اور وہ دلائل سے مقتول ہو جاتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ انکو ماننے اور آمنا کہنے کے سوا کچھ بن نہیں پڑتا تھا۔ مگر اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ کُفر کے ساتھ آتے ہیں اور کفر کے ساتھ ہی جاتے ہیں۔ اور اگر رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو قتل کر دیتے تو قد خرجوا بہٖ کے کوئی معنے نہ ہوتے۔ اب میں تم کو پوری آیت سُنا دیتا ہوں۔ وجعل منھم القردۃ والخنازیر وعبد الطاغوت اولٰئک شر مکانا و اضل عن سواء السبیل واذا جاءُوکم قالوا اٰمنا وقد دخلوا بالکفر وھم قد خرجوا بہٖ۔ اور انہیں سے بعض کو بندر اور سُوئر اور بُت پرست بنا دیا وہ بہت بڑے مُرتد ہیں۔ اور سیدھی راہ سے بالکل گمراہ ہیں اور جب وہ تمہارے پاس آتے ہیں کہتے ہیں ہم نے مان لیا۔ حالانکہ وہ کفر کے ساتھ ہی آتے ہیں اور کفر کے ساتھ ہی نکل جاتے ہیں ؛

سُورہ فاتحہ پر چار دفعہ لیکچر دئیے۔ دو روز بل میں اور فنکس میں۔ اور اس سے خدا تعالیٰ کی ہستی اس کے صفات۔ انسان اور خدا کے مابین کیا تعلق ہونا چاہیئے وہ تعلق کس طرح حاصل ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے انبیاء کرام اور کتب الٰہیہ کی ضرورت پیش آتی ہے۔ تعالیم الٰہیہ کے نقطہ خیال سے تین گروہ لوگوں میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ بعض ان پر چلتے ہیں اور وہ نبی۔ صدیق شہید اور صالح ہیں وہ خدا کو راضی کر لیتے ہیں۔ اور خدا سے انعام پاتے ہیں۔ اور بعض ان تعلیموں کو پڑھتے ہیں مگر ان پر چلتے نہیں اس لئے وہ منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتے۔ اور بجائے راضی کرنے کے غضب الٰہی کو اپنے اُوپر لے آتے ہیں۔ اور مغضوب بن جاتے ہیں۔ اور بعض ان تعلیموں کی طرف دیکھتے بھی نہیں۔ اولٰئک کالانعام ہوتے ہیں بل ہم اضل۔ ایسے لوگوں نے گویا ان لطیف جواہر کو کھو دیا۔ جو انکی فطرت میں مرکوز تھے۔ اور خدا تعالیٰ نے فطرت میں ودیعت کئے تھے۔ اس لئے وہ کھوئے گئے اور ضالین کے نام سے موسوم ہوئے۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مغضوب علیہم سے مُراد یہود ہیں اور یہی بات قرآن کریم سے ثابت ہوتی ہے۔ اور ضالین سے مُراد مسیحی لوگ ہیں۔ اور یہی بات قرآن کریم سے ثابت ہے۔ اور انعمت علیہم میں ایک نبی کا آنا معلوم ہوتا ہے۔ اور اسی کا نام دوسری جگہ قرآن میں ابن مریم اور اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم کا امام مسلم بیان کیا گیا ہے۔ اور اسی کا حلیہ بخاری شریف نے سیدھے بال گندمی رنگ بیان کیا ہے۔ فنکس میں ایک تقریر رات کو بھی ہوئی اور ایک ظہر سے پہلے۔ اور وہیں انجمن احمدیہ مارشیس قائم کی گئی۔ اور مسٹر نور محمد نوریا کو اس کا سکرٹری اور محمد عظیم سُلطان غوث کو فنانشل سکرٹری مقرر کیا گیا اور احمدیوں نے ماہانہ چندے لکھ دئیے ہیں ملٹری میں چار احمدی ہیں۔ چاروں خلیفۃ المسیح ثانی کو مانتے ہیں اور کوئی بھی پیغامیوں کی طرف نہیں ہے۔ ۲۳ جون اور ۲۴ جون کی رات کو روز بل میں لیکچر ہوئے۔ ۲۴ جون کو ایک بڑے تھیٹر میں لیکچر ہُوا۔ انکے سامنے اسلام کی نازک حالت بیان کی گئی اور سُورہ بقرہ کا پہلا رکوع سُنایا گیا۔ اور وضاحت کے ساتھ اس کے مطالب ذہن نشین کئے گئے اور بالآخرۃ پیچھے آنیوالی وحی کیطرف توجہ دلائی گئی اور یہ وجہ بھی بیان کیگئی کہ ہم کیوں غیر احمدیوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے اور حضرت مسیح موعود کا آنا بیان کیا گیا کہ قرآن دنیا سے اُٹھ چکا ہے اس کو مسیح موعود واپس لایا،

اہلحدیث کے نامہ نگار بلب گڑھ کا اقرار

جناب ایڈیٹر صاحب الفضل السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک مضمون ۱۶ جولائی کے اہلحدیث میں بعنوان بلب گڑھ میں قادیانیوں کی شکست کے درج ہے لیکن جب اس کے راقم صاحب سے مسجد میں مینے دریافت کیا تو انھوں نے کہا کہ میں نے کوئی مضمون اہلحدیث کو نہیں روانہ کیا۔ اور میں جانتا بھی نہیں کہ اہلحدیث کہاں سے نکلتا ہے حالانکہ مضمون بھیجا تھا۔ یہ ہے ان لوگوں کا تقوےٰ۔ اُسی مضمون میں چند باتیں بالکل جھوٹ اور افترا ہیں مثلاً یہ جو لکھا ہے کہ چہار کس جو اس فرقہ میں شامل ہو گئے تھے تائب ہو کر رجوع الی الحق ہوئے۔ مینے اسی منشی صاحب (راقم مضمون) کو بہت شرمندہ کیا۔ دراصل کسی شخص نے احمدیت سے توبہ نہیں کی۔ آپ اس کو چھاپ دیں تا کہ دُنیا کو معلوم ہو جائے کہ یہ لوگ سقدر افترا کرنے والے ہیں اور ہم انشاء اللہ آج ان کو نوٹس دینگے کہ یا تو ثابت کرو کہ کون چار شخص تائب ہوئے ہیں ورنہ تم پر مقدمہ چلایا جائے گا یہ لوگ مخالفت میں اسقدر بڑھ گئے ہیں کہ جھوٹ تک کو اپنے لئے جائز سمجھتے ہیں۔ اس کے بعد منشی جی نے مجھ سے یہ کہا کہ مجھ سے غلطی ہوئی جو مینے پرچہ اہلحدیث کو بھیجا۔ اور پھر ایک پرچہ ہمارے پاس بھیجا جسکی نقل یہ ہے:-

مکرم بندہ جناب حکیم صاحب۔ السلام علیکم۔

نائب مدرس کی زبانی معلوم ہُوا۔ کہ جناب کے دل میں بندے کی طرف سے بہت کچھ بدظنی ہے۔ اس کے جو وجوہات جناب نے اپنے دل میں سمجھی ہونگی۔ بندہ ان کی طرف سے معافی کا خواستگار ہے بندے کا یقین کامل ہے۔ اور بخدا میرے دل میں کوئی تعصب یا بغض نہیں ہے اور ہمیشہ صلح اور ملاپ کا خواہشمند رہتا ہوں۔ ایک بات جو مرزا صاحب مرحوم کی نسبت بندے سے سرزد ہوئی بتقاضائے بشریت۔ جو دو چار ہم مذاق ملتی ہیں اور مذاقانہ گفتگو ہونے لگتی ہے اسوقت اکثر انسان کے اندر کچھ **حرکات شیطانی** پیدا ہو جاتے ہیں جو بندے میں بھی اسوقت ہو گئی ہوں جسکے باعث ایسا سخت" الفاظ سرزد ہوا۔ بندہ اپنی اس غلطی اور خطا پر رات سے نادم ہے مگر کوئی موقع معافی مانگنے کا نہیں ملتا تھا۔ خدا تعالیٰ انسان کی بڑی بڑی خطائیں معاف کرتا ہے۔ آپ بھی براۓ خدا میری اس خطا کو معاف فرما کر دل کو صاف رکھیں انشاء اللہ آیندہ امید ہے کہ بندے سے ایسی غلطی کبھی سرزد نہ ہوگی باقی حالات بندہ خود حاضر ہو کر عرض کرے گا۔ اس کے جواب سے مطلع فرما دیں محمد اسمٰعیل عارف مدرس اسلامیہ

یہ نقل ہے منشی جی کے پرچہ کی جو اوپر درج ہے۔ اب میں نے صحیح واقعات لکھدیے ہیں دیکھئے خدا تعالےٰ نے کیسا جلدی اُن کو ذلیل کیا مطابق اس الہام کے انی مھین من اراد اھانتک۔ خاکسار انوار حسین بلب گڑھ

اہلحدیث کی غلط بیانی

پچھلے دنوں موضع ملسیاں ضلع جالندھر میں جو جلسہ ہُوا۔ امرتسری اہلحدیث نے اس کے متعلق بہت غلط بیانی سے کام لیا ہے اس کا ثبوت میں مختصر الفاظ میں دیتا ہوں جس سے ناظرین بخوبی اندازہ لگا سکینگے کہ حالات جلسہ کے لکھنے میں اخبار مذکور نے کہاں تک دیانت اور امانت سے کام لیا ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے بار بار اپنی تقریر میں اس بات پر زور دیا۔ کہ "مرزا صاحب نے میرے حق میں بڑے زور سے لکھا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مرگیا چنانچہ ایسا ہی ہُوا مرزا صاحب فوت ہو گئے اور میں زندہ موجود ہوں" یہ مولوی صاحب کی ایک چال تھی جس سے پبلک کو دہوکا دینا چاہتے تھے۔ اس چال نے ان کو کچھ فائدہ نہ دیا بلکہ ان کو بھرے مجمع میں شرمندہ ہونا پڑا اس طرح کہ مینے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود کے اس اشتہار کا جسکو مولوی ثناء اللہ نے پیش کیا تھا خلاصہ پڑھ کر سنایا جس کے آخر میں مرزا صاحب نے یہ لکھا ہے کہ مولوی ثناء اللہ جو چاہے نیچے لکھدے اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے چنانچہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اہلحدیث ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے پرچہ میں جو کچھ لکھا قابل ملاحظہ ہے۔ اس فیصلے سے جو حضرت مرزا صاحب نے آخری فیصلے کے اشتہار میں شائع کیا انکار کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ اس دُعا کی منظوری مجھ سے نہیں لی گئی اور بغیر منظوری کے اس کو شائع کر دیا میرا مقابلہ تو آپ سے ہے اگر میں مرگیا تو میرے مرنے سے اور لوگوں پر کیا حجت ہو سکتی ہے تمہاری یہ دُعا کسی صورت میں فیصلہ کن نہیں ہو سکتی ...... تو پھر وہ کیوں تمہاری دُعا پر بھروسہ کر کے طاعون زدہ کو کاذب جانیں گے اور اس کے نائب ایڈیٹر نے قرآن کی آیات کے حوالے سے یہ لکھا کہ خدا تعالیٰ جھوٹے دغاباز مفسد اور نافرمانوں کو بھی عمریں دیتا ہے چنانچہ مولوی ثناء اللہ صاحب اب تک زندہ موجود ہیں اسپر مولوی ثناء اللہ صاحب نے میری تقریر میں ہی تنازع شروع کر دیا۔ کہ ۲۶۔ اپریل کے پرچہ میں میرا یہ مضمون نہیں نکلا۔ بلکہ اس تاریخ کا تو پرچہ ہی میرا نہیں نکلا۔ جب میں نے دیکھا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب باوجود مولوی کہلانے کے بھری مجلس میں سفید جھوٹ بول رہے ہیں اور اپنے مضمون شائع کردہ سے صاف انکار کر رہے ہیں میں نے جواباً یہ کہا کہ میں اپنے پیش کردہ حوالہ کو واپس لے لونگا اور اپنے آپ کو جھوٹا تسلیم کر لوں گا۔ مولوی ثناء اللہ کھڑے ہو کر خدا تعالیٰ کی قسم کھا جائیں کہ یہ مضمون جس کا میں نے حوالہ دیا ہے ان کا اپنا شائع کردہ مضمون نہیں ہے مگر مولوی ثناء اللہ صاحب ایسے چپ ہوئے کہ دم نہ مارا۔ اگر کوئی زیادہ تحقیق کرنی چاہے تو مولوی خلیل الرحمٰن صاحب سے جو جلسے کے پریزیڈنٹ تھے اور بڑے جوشیلے غیر احمدی ہیں براہ راست دریافت کر سکتا ہے مینے جہاں تک ان کو دیکھا ہے وہ مولوی ثناء اللہ کی طرح ہمارے عنادی مخالف ہیں بلکہ مسئلہ متنازع فیہ کو نہ سمجھنے کے باعث انکی مخالفت ہے۔ جہاں تک میرا انکی نسبت خیال ہے وہ یہی ہے کہ دریافت کرنے پر وہ حق بات کہنے سے کبھی نہیں رکیں گے اور یہی حکم قرآن کریم کا ہے **یاایھا الذین امنوا کونوا قوامین بالقسط شھداء للہ ولو علیٰ انفسکم** پس ناظرین اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کہاں تک دیانت اور امانت سے کام لینے والے آدمی ہیں اور کہاں تک قابل اعتبار ٹھہر سکتے ہیں باوجودیکہ انھوں نے اس مضمون کو شائع کیا بھری مجلس میں انکار کر دیا کہ میرا یہ مضمون نہیں اور باوجودیکہ ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء کا اخبار انھوں نے نکالا پھر بھی علی الاعلان کہدیا کہ ۲۶۔ اپریل کا تو میرا پرچہ ہی نہیں نکلا لیکن جس وقت قسم کے لئے کہا گیا تو دم خشک ہو گیا جب میں نے واضح طور پر ثابت کر دیا کہ

حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئی مولوی ثناء اللہ کے حق میں صاف صاف پوری ہوگئی۔ تو بعد میں نے کہا کہ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب ابھی تسلیم نہیں کرتے تو آسان فیصلے کا طریق یہ ہے کہ اسوقت مولوی ثناء اللہ صاحب میرے مقابلہ میں خدا تعالےٰ کے حضور ہاتھ اٹھاویں اور پھر دیکھیں کہ ایک سال کے اندر اندر خدا تعالےٰ اپنا کیسا ہاتھ دکھاتا ہے مگر میں یقیناً کہتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ ہرگز میرے مقابلہ میں ہاتھ نہیں اُٹھائے گا چنانچہ ایسا ہی ہُوا۔ مگر خاتمہ پر انھوں نے ایک چالاکی یہ کی مگر بے سود کہ اپنے ایک شاگرد کو کہا کہ تم کھڑے ہو کر کہو کہ میں مباہلہ کرتا ہوں۔ یہ ایک ایسی نامعقول حرکت تھی جس کا جواب اسوقت بھی دیا گیا تھا۔ اکی تو ایسی مثال ہے کہ غلام کے مقابلہ پر گرسنگھ اکھاڑے میں اترے۔ لیکن جسوقت غلام اسکو پچھاڑنے لگے تو گرسنگھ کہے کہ مجھ کو گرانے سے تمہاری کوئی بہادری نہیں یہ میرا شاگرد ہے تم اس کو گراؤ۔ مولوی ثناء اللہ کا اسوقت اپنے شاگرد کو پیش کرنا صاف ظاہر کرتا ہے کہ انھوں نے اپنا پیچھا چھڑانے کے لئے دفع الوقتی کی ہے مجھے تو مرزا صاحب کیطرف حرکات کرنیکی ضرورت پیش آئی تھی کیونکہ ان کو خدا تعالےٰ نے اپنی طرف اُٹھالیا ہے لیکن مولوی ثناء اللہ کا اپنی موجودگی میں اپنے شاگرد کو پیش کرنا اور وہ بھی ایسے موقع پر جبکہ میرے مقابلہ پر وہ خود اکھاڑے میں اترے تھے نہایت لغو اور بے جا تھا۔ اسوقت یہ بھی کہا گیا تھا کہ اس شاگرد کو تو کوئی جانتا ہی نہیں اس کے مرنے سے کسی کو کیا ہدایت ہوسکتی ہے مولوی ثناء اللہ صاحب تو شیر پنجاب ہیں یہ میرے مقابلہ میں مرینگے تو بہتوں کے لئے ہدایت کا باعث ہونگے (جیسا کہ اپنی زندگی میں بہتوں کے لئے گمراہی کا باعث ہو رہے ہیں) ان میں اگر جرأت ہے تو اُٹھیں۔ اس پر پریذیڈنٹ صاحب اور مہتمم جلسہ نے کہا کہ جلسے کا وقت گزر گیا ہے اسواسطے اس بحث کو اب چھوڑنا چاہیئے۔ اس پر جلسہ برخاست ہُوا۔

کافی ہے سمجھنے کو اگر اہل کوئی ہے

خاکسار حافظ جمال احمد

بقیہ صفحہ ۷ ۔ اس کے بعد وفات پر ایک مخالف کے کہنے پر ایک گھنٹہ تقریر ہوئی۔ لوگوں پر بڑا اثر ہُوا۔ جتنا ان کو ۲۳

گورنمنٹ آف انڈیا کے حضور ایک عاجزانہ درخواست

(از ناچیز خادم قدیم حکیم محمد حسین قریشی لاہور)

نہایت ادب اور احترام کے ساتھ گورنمنٹ عالیہ پر اس بات کا یقین رکھتے ہوئے کہ مظلوم کی امداد پر زبردست ہاتھ اُٹھانے والی اور اس کا علم ہوجانے پر فوراً ایکشن لینے والی روئے زمین پر خدا تعالےٰ کے فضل سے برٹش گورنمنٹ ایک بے نظیر طاقت ہے۔ میں بغیر کسی تمہید کے اپنے ایک غریب مزاج بے ضرر احمدی بھائی کے تازہ خط کے صرف اُس حصہ کو بلفظہ نقل کرتا ہوں جس پر مجھے گورنمنٹ عالیہ کو توجہ دلانا منظور ہے۔ اور یہ خط ۲۴۔ جولائی حال کو ملک (؟) ظریفہ مقام تیردبی سے مجھے ملا ہے۔ اور وہ یہ ہے:۔

"چونکہ ہمارے **امام کا حکم** ہے کہ اگر تمہارے سامنے کوئی **گورنمنٹ کی ہتک** کرے تو تم فوراً اسکی تردید کرو۔ علاوہ اسکے آپنے بھی لکھا تھا اسوقت جس طرح ہوسکے **گورنمنٹ کی امداد** کرنی چاہیئے۔ یہاں چند ایک شرارتی آدمیوں نے . . . . جو وہ لوگوں کو گورنمنٹ کی **کمزوری** ظاہر کرتے تھے۔ انکی باتوں کی تردید (میں) بڑے زور سے کرتا ہوں۔ بندہ نے بڑے زور سے ان کا مقابلہ کیا۔ تو ان شریروں نے جھوٹے مقدمات شروع کردیئے۔ اب حاکموں کو تو معلوم نہیں۔ سوائے خدائے کریم کے کوئی نہیں جانتا۔ اس لئے دُعا کی سخت ضرورت ہے آپ دُعا کریں اور حضرت صاحب سے کرائیں۔ اللہ تعالےٰ دشمنوں کو ذلیل کرے ان کا بڑا جتھہ ہے میں نہایت کمزور اور بال بچہ دار ہوں۔ اگر ان کا جھوٹ کامیاب ہوگیا تو واقعی مجھ کو مالی تکلیف سخت ہوگی۔ مقدمہ کی پیشی ۲۱ جولائی ہے . . . . پہلے بھی ایک جھوٹا دعویٰ کردیا تھا وہ خدا کے فضل سے خارج ہوگیا۔ اب دوسرا کردیا ہے جو محض جھوٹ اور طوفان باندھا گیا ہے"۔

یہ ہے خلاصہ اس خط کا جو میں اوپر نقل کرچکا ہوں اور اس کے متعلق اب میں طلق ضرورت نہیں سمجھتا کہ اپنی طرف سے کسی خاص تحریک اور طولانی عرضداشت سے گورنمنٹ عالیہ کا وقت ضائع کروں۔ بجز اسکے کہ یہ ہمارا احمدی بھائی میاں نظام الدین ٹیلر ماسٹر تیردبی بالکل ایک مسکین اور بے شر انسان ہے اور میں جہاں تک اس کے حالات سے واقف ہوں اس سے یقین رکھتا ہوں کہ بظاہر حالات جو کچھ اس نے لکھا ہے بالکل صحیح لکھا ہے یہ شخص جھوٹ بولنے والا نہیں اور بہت سادہ مزاج دیندار آدمی ہے اس لئے ہمارا فرض تھا کہ ایک غریب مظلوم مسافر کی تکلیف کو دُور کرنے کے لئے حکام عالی مقام تک اس بات کو پہنچا دیں اور میرے نزدیک گورنمنٹ عالیہ تک ایک بات کو پہنچا دینا ہی اس بات کی کافی ضمانت ہے کہ اس کے مناسب تدارک میں کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا جائے گا۔ اور ظالموں کی گرفت سے ایک مظلوم کو بچانے کی مناسب اور پائدار سعی فرمائی جاوے گی۔

زیادہ حد ادب ۲۴۔ جولائی ۱۵ء

مرہم عجیب بے نظیر مرہم المعروف بہ مرہم عیسیٰ

معزز بھائیو!

مرہم عیسیٰ کوئی معمولی مرہم نہیں۔ اس کی نسبت انگریزی یونانی طب کی مستند کتابوں میں پورے وثوق اور کامل تواتر کے ساتھ یہ امر تسلیم کیا گیا ہے کہ دو ہزار برس ہوئے اس کے اجزا کو مقدس ہاتھوں نے الہام الٰہی کی بنا پر ترتیب دی تھی۔ اسی لئے خدا کے فضل سے اس میں وہ تاثیرات موجود ہیں جن سے شفا اور مسیحائی مترادف ہوگئے ہیں۔ یہ مرہم ایسا مبارک معجزہ ثابت ہوا ہے کہ جتنے بیمار اس کو برتتے ہیں سب چنگے ہوجاتے ہیں۔ ہر ایک زمانہ کے فاضل طبیبوں نے اسکو آزمایا اور اس مسیحائی تاثیرات کو بلا اختلاف تسلیم کیا تم بھی ضرور آزما دیکھو یہ مرہم اپنی مسیحائی تاثیرات میں شہرۂ آفاق ہے جو ہر قسم کے زخموں۔ پھوڑوں۔ پھنسیوں۔ ناسوروں۔ پھوڑا خانہ۔ سرطان۔ طاعون۔ گھاؤ۔ گنج۔ خارش۔ بواسیر وغیرہ وغیرہ کے لئے شفا ہے قیمت فی ڈبیہ خورد ۸ کلاں ۱۲ علاوہ محصول ڈاک

دوا ملنے کا پتہ حکیم محمد حسین مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ بیرون دہلی دروازہ لاہور